گائے کی قربانی اور ہندؤ نظریات

مفتی نقاش چمن قادری

ناشر

ارفع اسکالر اکیڈمی انٹرنیشنل

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

عید قربان دنیا کے مسلمانوں کا ایک مذہبی تہوار ہے جو عالم اسلام میں بڑی عقیدت و محبت سے منایا جاتا ہے یہ در اصل حضرت ابراہیم **علیہ السلام** کی سنت ہے کیونکہ انہوں نے اپنے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کی۔ لیکن حکم ربی کا نزول کچھ اس طرح ہوا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے ایک مینڈھا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ لے آئے اور اللہ عزوجل نے حضرت اسماعیل کو محفوظ فرمالیا۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ان نیک بندوں کی یہ ادائیں اس طرح مقبول ہوئیں کہ آج تک ان کی اداوں کو امت مصطفی بھی ادا کر رہی ہے اور عید الاضحی کے موقع پر جانوروں کی قربانی پیش کر کے اس ذبح عظیم کی یاد کو تازہ کیا جاتا ہے۔

قربانی کی تعریف:۔

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

قربانی کا مفہوم بہت وسیع ہے اور اس دن اللہ کی بارگاہ میں خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔قربانی کا شرعی مفہوم تو فقط اتنا ہے کہ

"مخصوص جانوروں کو مخصوص دن میں بہ نیت تقرب ذبح کرنا قربانی ہے"

قرآن مجید میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ

فصل لربک وانحر(سورۃ الکوثر آیت 2)

ترجمہ:- تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی دو۔

اصول:-

شریعت کا یہ اصول ہے کہ امر جب **مطلق** آئے تو وہ وجوب کو ثابت کرتا ہے۔(التحریر ص 129 ابن ہمام)

یہاں لفظ **وانحر** امر ہے اور **مطلق** ہے لہذا اس سے وجوب ثابت ہو رہا ہے۔

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

مفہوم قربانی:۔

قربانی اپنے اندر بڑے ہمہ گیر اور آفاقی معانی رکھتی ہے جب ا نسان ایک جانور اپنے جیب سے رقم خرچ کر کے لاتا ہے اور پھر وہ اسکی پرورش کرتا ہے اور اس کا مقصود فقط رب کی رضا ہوتی ہے تو یہ ایک الگ عبادت ہے۔پھر مخصوص ایام میں نماز عید کے بعد اپنے محبوب جانور جس کو آپ نے بڑے پیار سے پالا اس کی قربانی کرنا دراصل آپ کے جذبات محبت کی قربانی کرنا ہے۔

قربانی کا مفہوم خالی مخصوص ایام میں جانور ذبح کرنا ہی نہیں ہے قربانی اپنے خواہشات کو اپنے جذبات کو اپنی سوچ کو اپنی فکر کو الغرض اپنی ہر چیز کو رب کی رضا کے لیے دے دینا قربانی ہے۔

کبھی قربانی باطل کے خلاف کلمہ حق بلند کرنا ہوتا ہے جیسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کیا اور اس قربانی کو محض کلمہ حق تک ہی

محفوظ نہیں رکھا بلکہ کربلا کے میدان میں اسی قربانی کو عملی جامہ بھی

پہنایا۔

احادیث مبارکہ :۔

حدیث 1:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے روایت کیا کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر(دسویں ذی الحجہ) میں

ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ پیارا نہیں

اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ

آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام

قبول تک پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔

(جامع الترمذی کتاب الاضاحی باب ما جاء فی فضل الاضحیہ ح 1498)

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

حدیث 2:۔امام حسن بن علی رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے خوشی دل ست طالب ثواب ہوکر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب ہوجائے گا۔

(المعجم الکبیر ح 2736)

اس کے علاوہ باکثرت احادیث ہیں جو فضائل قربانی پر مشتمل ہیں جہاں آقائے نامدار مدنیے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی قربانی کے لیے روپیہ پیسے کو سب سے افضل کہا کبھی قربانی کرنے والے کو جانور کے بالوں کے برابر ثواب کا مستحق قرار دیا تو کبھی کہا کہ جو قربانی نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں اسی طرح کثیر احدیث ہیں جو اس موضوع کا احاطہ کرتی ہیں۔

قربانی واجب ہونے کی شرائط:۔

قربانی کے واجب ہونے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں۔

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

1۔اسلام :یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔

2۔اقامت : یعنی مقیم ہونا مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

3۔ تونگری :یعنی مالک نصاب ہونا

4۔ حریت :یعنی آزاد ہونا جو آزاد نہ ہو اس پر قربانی واجب نہیں۔

قربانی مردوں کی طرح عورتوں پر بھی واجب ہوتی ہے۔

(الدرالمختار کتاب الاضحیہ ج 9 ص 524)

قربانی کا جانور:

قربانی کے جانور کی تین اقسام ہیں۔

1۔اونٹ

2۔ گائے

3۔ بکری

اب ان تین جانوروں کی اگے جتنی بھی نوعیں ہیں سب اس میں داخل ہیں بھینس گائے میں جبکہ بھیڑ اور دنبہ بکری میں داخل ہیں۔

(الفتاوی الھندیہ کتاب الاضحیہ الباب الخامس فی بیان محل اقامۃ الواجب ج 5 ص 298)

قربانی کے جانور کی عمر:

قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے۔

1۔اونٹ پانچ 5 سال کا ۔

2۔ گائے دو 2 سال کی۔

3۔بکری ایک 1 سال کی۔

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

اس سے کم عمر کا اگر جانور ہے تو قربانی جائز نہیں زیادہ کا ہو تو جائز ہے بلکہ افضل ہے کہ جانور کی عمر زیادہ ہو۔ لیکن اگر دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اتنا بڑا ہوکہ وہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگے تو اس کی بھی قربانی جائز ہے (لیکن بکرا بکری اگر کم عمر ہیں تو اس میں اسطرح کا حکم نہیں بکرا بکری کا پوری عمر کا ہونا لازمی ہے۔ نقاش غفرلہ)

یہاں تک قربانی کا جو تصور اسلام میں ہے اس کا ایک خاکہ پیش کیا گیا جس میں کسی حلال جانور کی تخصیص نہیں کی گئی کہ بکری حلال ہے اور گائے حلال نہیں وغیرہ وغیرہ بلکہ بغیر تخصیص و تفریق حلال جانور کی قربانی رکھی گئی اور صرف یہی نہیں بلکہ جانوروں کی عمروں کی بھی قید لگا دی گئی کہ اس عمر کا جانور ہو تو اس کی قربانی حلال ہو گئی۔

لیکن مذاہب عالم میں ایک مذہب ایسا بھی ہے جو گائے کی قربانی کو ناصرف منع کرتا ہے بلکہ وہ گائے کو اپنی ماتا سمجھتا ہے اس مقالے

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

میں مختصرا اس مذہب کے نظریات کا بیان کیا جائے گا ور کچھ عہد
حاضر پر بھی کلام کیا جائے گا۔

ہندوستان دنیا میں وہ واحد ملک ہیں جس میں ہندؤ مذہب کے ماننے
والوں کی اکثریت ہے لیکن اگر یہ کہا جائے کہ ہندوستان کا نام ہی
ہندووں کی وجہ سے پڑا تو یہ غلط نہ ہو گا۔ہندو مذہب بھی بہت سارے
فرقوں میں منقسم ہیں کوئی سورج کو اپنا خدا مانتا ہے تو کوئی چاند کو اپنا
دیوتا سویکار کرتا ہے کوئی سانپ کے سامنے اپنا ماتھا ٹیکتا ہے تو کوئی
گائے کو اپنی ماتا مانتا ہے الغرض ہندو مذہب میں ایک خدا کا تصور معدوم
ہے۔

پھر جانوروں میں سے خاص کر کے گائے کے حوالے سے وہ لوگ جو
اس کو اپنے خدا کا درجہ دیتے ہیں گائے کی حفاظت اس کی افزائش

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

اور اس کی قربانی کے روک تھام کے لیے بہت سے قوانین بناتے اور اسکو نافذ بھی کرتے نظر آتے ہیں۔

آج کے ہندوستان یعنی انڈیا میں اترپردیش میں غیر قانونی ذبیحے پر پابندی ہے اسی طرح جھارکھنڈ پھر راجستھان مدھیہ پردیش ہریانہ مہاراشٹر گجرات اور بہار وغیرہ صوبوں کا حال ہے کہ وہاں ایک تو غیر قانونی ذبیحے پر پابندی ہے دوسرا ان صوبوں میں گائے کی قربانی پر بھی پابندی ہے اور اب یہ ایک مستقل قانون بن چکا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ایک انسانی جان کی قیمت گائے کے مقابلے میں کم نظر آتی ہے۔اگر ماضی اور حال کا ایک تحقیقی جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گی کی ایک گائے کو بچانے کے لیے کتنی انسانی جانوں کی قربانی دینی پڑی۔مگر افسوس صد کروڑ افسوس ایک گائے کے محافظ اور اس پر رونے والے تو بہت ہیں مگر ایک انسانی موت پر سب چپ ہیں یہ کیسا ملک ہے یہ کیسا قانون ہے ؟

گائے کی قربانی اور ہندؤ نظریات

تاریخی شواہد:-

اگر ہم دیانتدارانہ طریقے سے قدیم ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں اس چیز کا علم حاصل ہوجائے گا کہ اس دور میں بھی گائے کے گوشت کا استعمال کیا جاتا تھا۔جب ہندووں کا ایک مذہبی تہوار یا تقریب بنام **یگیہ** ہوتا تھا تو تب بھی گائے ہی کی قربانی کی جاتی تھی۔ ویدک ادب کے شواہد اس پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ جب کوئی مہمان آ جاتا تو بطور مہمان نوازی گائے کے گوشت سے ہی کی جاتی تھی۔اور اس کے علاوہ شادی بیاہ کی تقریبات میں یا پھر گھرباس یعنی نئے گھر میں آباد ہونے کی رسم کے وقت بھی گائے کو ہی ذبحہ کیا جاتا تھا۔اسی کا رواج تھا ۔یہ بات عہد گپت (تقریبا 550 تا 320 عیسوی) سے پہلے کی ہے۔

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

پانچویں اور چھٹی صدی تک دلتوں کی تعداد بھی بہت بڑھ گئی تھی۔اس وقت برہمن مذہبی اصولوں میں یہ بھی ذکر کرنے لگے کہ جو گائے کا گوشت کھائے گا وہ دلت ہے۔اسی دوران اسے قابل تعزیر بنایا گیا یعنی جس نے گائے کو ذبح کیا اسے کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔پھر بھی ایسی سزا نہیں تھی کہ گائے ذبح کرنے والوں کو جان سے مار دیا جائے۔ جیسا کہ ہندوستان کے آج کے ہندو کہہ رہے ہیں اور کر بھی رہے ہیں۔ لیکن گئوکشی کو برہمن کے قتل کے زمرے میں رکھا گیا۔اسکے باوجود اس کے لیے کسی سخت سزا کا قانون نہیں تیار کیا گیا۔ سزا کے طورپرصرف اتنا طے کیا گیا کہ گائے ذبح کرنے والے کو برہمنوں کو کھانا کھلانا پڑے گا۔

سارا تنازع 19ویں صدی میں شروع ہوا جب آریہ سماج کی تشکیل ہوئی اور سوامی دیانند سرسوتی نے "گئورکشا" کے لیے ایک مہم کا آغاز کیا۔اور اس کے بعد ہی یہ ایک فرق واضح سامنے آیا کہ جو "گائے کا گوشت"

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

فروخت کرتا اور کھاتا ہے وہ مسلمان ہے۔اسی کے بعد فرقہ وارانہ کشیدگی کا بھی آغاز ہوا۔اس سے پہلے فرقہ وارانہ فسادات نہیں ہوئے تھے۔ویسے گوونش کی ایک پوجا ہوتی ہے جس کا نام"گوپاشمٹی" ہے۔اسکے علاوہ گائے کے لیے علیحدہ کوئی مندر نہیں ہوتے۔کہیں کسی نے مندر بنائے ہوں تو ایک الگ بات ہے کیونکہ ہندوستان میں مندر تو فلمی ستاروں کے بھی بنائے گئے ہیں ان کی بھی پوجا ہوتی ہے۔

جب ہندو لوگ یہ کہتے ہیں کہ"ملک کی اکثریت کے جذبات کو ذہن میں رکھتے ہوئے گائے کے گوشت پر پابندی لگانا چاہیۓ تو ہندو اپنوں میں سے ہی ایک طبقہ کے جذبات کو بھی ٹھیس پہنچارہے ہیں۔وہیں ہندو دوسرے طبقے کے کھانے پینے پر آپ قدغن بھی لگا رہے ہیں۔بھارت میں دلت بیف کھاتے ہیں اور سرعام کھاتے ہیں،قبائلی لوگ بیف کھاتے ہیں،گوا اور مغربی بنگال میں بیف بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔جنوبی بھارتی ریاست کیرالہ میں برہمنوں کو چھوڑ کر باقی سب کھاتے

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

ہیں۔تمل ناڈو میں بھی ایک بڑا طبقہ بیف کھات ہے۔لیکن منع اگر ہے تو صرف مسلمانوں کے لیے کیوں؟؟؟؟؟؟؟؟

بھارت کے نائب وزیر داخلہ کرن ریجی پریس کانفرنس میں واضح طور پر کہہ چکے ہیں کہ "میں گائے کا گوشت کھاتا ہوں اور مجھے کوئی گوشت کھانے سے نہیں روک سکتا"

گائے کا گوشت کھانے اور ملک سے باہر بھجوانے میں اس وقت بھارت بہت آگے ہے اور یہ کام کرنے والے مسلمان نہیں ہندو قوم خود ہے۔پھر مسلمانوں کے ساتھ ایسا رویہ کیوں؟؟؟؟؟

گائے مقدس ہے یا نہیں؟گئوکشی مکمل بند ہونی چاہیئے یا نہیں؟ان سوالوں پر سنگھ پریوار کا رویہ ہمیشہ دوہرا رہا ہے کیونکہ گائے اس کے لیے ووٹ دینے والا مویشی ہے۔جہاں گئوکشی کے خلاف تحریک سے ووٹ ملے وہاں تحریک چلائی جاتی ہے اور جہاں عوام کو گائے کا گوشت

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

کھلا کر ووٹ ملے وہاں گائے کا گوشت کھلایا جاتا ہے۔یہی سنگھ برادری کا نظریہ ہے۔یہی سبب ہے کہ ایک طرف وہ بنگال اور کیرل میں مکمل طور پر گئوکشی بند کرانے کی بات کرتے ہیں تو دوسری جانب گوا میں بیف کی فراہمی خود"بی جے پی" کی سرکار کراتی ہے اور وزیر اعلی اعلان کرتے ہیں کہ وہ کسی بھی حال میں بیف میں کمی نہیں ہونے دینگے۔

بی جے پی،یو-پی،اور جھارکھنڈ وغیرہ میں گئوکشی کو سختی سے روک رہی ہے۔یوپی میں اقتدار تک پہنچنے کے لیے سلاٹر ہاوس بند کرانے کا وعدہ کیا اور اسے پورا بھی کیااور نارتھ ایسٹ کی ریاستوں میں اقتدار پانے کے لیے گئوکشی کو جائز ٹھہرانے کی بات کرتی ہے۔ستمبر 2017سے سنگھ بہار میں گائے کے نام پر سرگرم ہوگئے تھے اور اس کا باقاعدہ آغاز بھوج پور سے ہوا تھا کیونکہ اسی چیز کے بل بوتے پر انھوں نے الیکشن لڑا تھا اور نتیش کمار کو شکست دے کر حکومت بنانا تھا۔یہ تب ہی ممکن ہو سکتا تھا جب ریاست میں ہندو مسلم کے نام پر بٹوارہ کیا جائے اور اس

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

کام کے لیے گائے کو بیچ میں لانا ضروری تھا۔ بھگواپریوار کس طرح اپنے سیاسی مقاصد کے گائے کا استعمال کرتا ہے اس کی کچھ مثالیں پیش ہیں۔

راجستھان اور چھتیس گڑھ میں گایوں کی موت:۔

ایشیاء کی سب سے بڑی گوشالاالور کی پتھ میڑاگوشالا میں گایوں کی زندگی سخت خطرے میں ہے۔یہاں صرف 4دن میں آٹھ سو گایوں کی موت واقع ہو چکی ہے وہیں 3000 گائے پانی کے سیلاب اور بھوک سے لڑ رہی ہے۔اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ان گایوں کی حفاظت کی لیے کوئی نہیں پہنچا۔ حالانکہ انھیں''ماتا'' کہنے والوں کہ کمی نہیں اور نہ ہی ان لوگوں کی کمی ہے جو ان کی حفاظت کے نام پر انسانوں کی جان لینے کے در پے ہیں۔ یہ واقعہ اگر کرناٹک،بنگال،اڈیشا کا ہوتا تو سیاست شروع ہو جاتی مگر گایوں کی موت بی جے پی کی حکمرانی والی ریاست راجستھان

میں ہوئی لہذا کوئی سیاست نہیں کی جا سکتی۔اس گئوشالا میں 10 ہزار 700 گائیں ہیں جن میں سے سینکڑوں پانی میں بہ گئیں۔اس گئو شالا میں گایوں کی ایک دن کی خوراک ایک کروڑ روپے ہے۔

چھتیس گڑھ کے ضلع درگ میں راج پور کی گئوشالا میں دوسو گائیں مر چکی ہیں،گئو سروس کمیشن کے مطابق گایوں کا چارہ اور دیگر بندوبست بہت خراب ہے جب کہ ریاستی حکومت کی 93 کروڑ کی رقم اس گئوشالا کو مل چکی ہے،خبر ہے کہ وزیر اعلی ڈاکٹر رمن سنگھ نے چھتیس گڑھ کی تمام گئو شالاوں کی سخت نگرانی کا اعلان کر دیا ہے۔

گوا کے وزیر اعلی کا اعلان:۔

گوا کے وزیر اعلی منوہرپاریکر نے پچھلے سال اگست گوا اسمبلی میں کہا تھا کہ ریاست میں بیف کی کمی نہ ہو،اس کے لیے حکومت نے کرناٹک سے اسے منگانے کا متبادل راستہ کھلا رکھا ہے۔پاریکر نے گوا اسمبلی میں

گائے کی قربانی اور ہندؤ نظریات

کہا کہ ہم نے کرناٹک کے بیلگام سے بیف منگوانے کا متبادل اختیار نہیں کیا ہے تاکہ اس بات کو یقینی کیا جا سکے کہ یہاں بیف کی کمی نہیں ہے۔ پاریکر نے یہ جواب بی جے پی ممبر اسمبلی نلیش کبرال کے ایک سوال پر دیا۔ انہوں نے کہا میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ پڑوسی ریاست سے آنے والے گوشت کی تحقیقات مناسب اور مجاز ڈاکٹروں سے کرائی جائیگی۔ پاریکر نے یہ بھی کہا کہ یہاں سے تقریبا 40 کلومیٹر دور پونڈا واقع "گوامیٹ کمپلیکس" میں ریاست کے واحد جائز سلاٹر ہاوس میں روزانہ تقریبا 2 ہزار کلو بیف تیار ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا باقی بیف کی فراہمی کرناٹک سے ہوتی ہے۔ حکومت گوامیٹ کمپلیکس میں ذبح کے لیے پڑوسی ریاستوں سے جانوروں کو لائے جانے پر روک لگانے کی کوئی منشا نہیں ہے۔

وزیر اعلی کے خلاف بیان بازی:۔

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

کہیں بی جے پی بیف پر پابندی کا مطالبہ کرتی ہے تو کہیں اس کی کمی نہ ہونے دینے کی یقین دہانی کراتی ہے۔یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بیف پر بی جے پی کا دوہرا رویہ ہے۔بیف کو لے کر گوا کے وزیر اعلی منوہرپاریکر کے بیان پر وشو ہندو پریشد نے ان کا استعفی مانگا ہے۔جب کہ ہندو مہاسبھا نے ان کے خلاف ہندوؤں کے جذبات مجروح کرنے کا الزام لگاتے ہوئے مقدمہ درج کرنے کی بات کہی ہے۔وی اچ پی لیڈر سریندرجین نے کہا کہ پاریکر بی جے پی کی تصویر خراب کر رہے ہیں۔انہیں استعفی دینا چاہیئے۔سریندرجین نے کہا کہ گوا اور کرناٹک کے اندر گئوکشی غیر قانونی ہے۔ایسے میں وہ گوا میں تو قانون توڑ ہی رہے ہیں۔ ساتھ کرناٹک کو بھی قانون توڑنے کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔یہ شرمناک ہے۔بی جے پی کو اس پر کاروائی کرنی چاہیے۔ایسا شخص وزیر اعلی بننے کے قابل نہیں ہے۔اسکے پہلے سریندرجین نے ٹویٹ کیا بی جے پی"بیف انجوائے پارٹی" بن چکی

ہے۔پارٹی کی تصویر کو صاف کرنے کے لیے پاریکر کو استعفی دینا
چاہیے۔کچھ ہندو وادی جماعتوں کی طرف سے منوہرپاریکر کے خلاف بیان
پر غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔یہ بیانات صرف اس لیے ہیں تاکہ کوئی ان
سے یہ نہ کہے کہ گوا میں بیف پر اعتراض کیوں نہیں ہے؟

اٹھاولے کا بیان:۔

مودی سرکار کا بیف پر دوہرا رویہ ہے اور اسکی مثال ان کے ایک منتری
کا حالیہ بیان ہے۔مودی حکومت میں وزیر رام داس اٹھاولے نے
گئورکشکوں کے لیے سخت سزا کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ تشدد
پر اتاروگئورکشکوں کے لیے سخت سزا ہونی چاہیے۔ساتھ ہی انہوں نے
کہا کہ تمام لوگوں کے پاس بیف کھانے کا حق ہے۔مرکزی وزیر برائے
سماجی انصاف نے کہا کہ سب کو گوشت کھانے کا حق ہے۔بکری کا
گوشت مہنگا ہوتا ہے۔اسلیے بیف کھاتے ہیں۔اٹھاولے نے گئورکشکوں

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر گئؤرکشک آگے بھی پرتشدد سرگرمیوں میں شامل رہتے ہیں تو ان کی پارٹی کے کارکن سڑکوں پر اتر کر جواب دینے کے لیے مجبور ہوں گے۔

مہاراشٹر سرکار کا سرکلر:۔

مہاراشٹرپولیس نے ایک سرکلر جاری کرکے ریاست میں پولیس افسران کو اس بات کو یقینی بنانے کا کہا ہے کہ گئؤرکشک قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں اور گوشت تاجروں اور ٹرانسپوٹرز کو تنگ نہ کریں۔یہ سرکلر ایسے وقت آیا ہے جب ملک کے مختلف حصوں میں گوشت کا کاروبار کرنے والوں پر حملوں کی خبریں بڑھتی جارہی تھی۔وہیں ممبئ پولیس نے بھی اڈوئزری جاری کرکے کہا کہ کوئی بھی شہری بیف بندی کا غلط استعمال نہ کر پائے۔2015 میں ریاستی حکومت نے مہاراشٹر جانوروں کے تحفظ ایکٹ 2015 کی دفعات میں تبدیلی کرکے گائے،بیل،بچھڑے کے

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

گوشت کی فروخت اور ٹرانسپورٹ پر پابندی لگا دی تھی۔اسکے خلاف ورزی پر 5 سال جیل ہو سکتی ہے۔ محکمہ داخلہ کے ایک افسر نے مطابق عام طور پر گوشت کے جانے کی معلومات نام نہاد گئورکشک دیتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ فوری طور پر بیف بندی کے تحت کیس دائر کیا جائے۔جب کہ ہمیں ہدایت ہے کہ پہلے بی ایم سی ایکٹ کے تحت کیس دائر کیا جائے اور فوریزک تحقیقات میں گوونش کا گوشت پائے جانے پر ہی سخت دفعہ لوگو ہو۔ڈی جی پی کے سرکلر کے مطابق اگر کسی کے پاس بیف لے جانے کی یا گائے کو ذبح کرنے کی معلومات ہو تو وہ پہلے پولیس کو دے کسی کو بھی گوشت لے جانے والے پر حملہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

گئورکشک بے نقاب:۔

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

اب تک گئوکشی کے نام پر ہنگامہ کرنے اور مبینہ بیف لے جانے والوں کے ساتھ مارپیٹ کرنے کے جتنے واقعات سامنے آئے ہیں ان میں ''بجرنگ دل'' کا نام اچھلتا رہاہے۔اس تنظیم کے لوگ خود کو گئورکشک کہتے ہیں اور جھارکھنڈ سے مہاراشٹر تک گئورکشا کے نام پر قانون ہاتھ میں لیتے ہیں مگر حال ہی میں سامنے آئے ایک اسٹنگ آپریشن نے اس ''گئو پریم'' کو بے نقاب کر کے رکھ دیا ہے۔اس اسٹنگ آپریشن میں تھوڑے سے پیسے کے لیے بجرنگ دل والے بیف کی سپاری لیتے نظر آئے۔

انڈیا ٹوڈے ٹی وی کے رپورٹرز بیف کاروباری کے طور پر ملے اور بجرنگ دل کے کارکنوں سے کہا کہ وہ گجرات سے بیف لانا چاہتے ہیں کیا وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں؟اس پر یہ خود ساختہ گئورکشک تیارہوگئے اور بدلے میں ایک ٹرک پر بیس ہزار روپے کا معاوضہ مانگا۔حالانکہ بعد میں وہ 15 ہزار پر بھی تیار ہوگئے۔ایک دوسرے اسٹنگ آپریشن میں شیو

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

سینا والے بھی گجرات سے بیف لانے کا طریقہ بتاتے دکھائی پڑے۔انڈیا ٹوڈے ٹی وی کے رپورٹرز نے پہلا اسٹنگ آپریشن واڈا بھیونڈی ہائی وے پر کیا۔ یہ روڈ کاروباری لحاظ سے بے حد اہمیت کا حامل ہے کیونکہ گجرات سے آنے والے تمام سازوسامان اسی سڑک سے آتے ہیں۔اسی روڈ سے گجرات سے ممبئی آنے والا بیف بھی آتا ہے اور ذبح کے لیے جانور بھی آتے ہیں۔اسی روڈ پر بجرنگ دل کے لوگ گھومتے رہتے ہیں اور ان کی گشت کرنے والے گروپ کو "گشتی پاٹھک" کہتے ہیں۔یہ گشتی پاٹھک ان ٹرکوں کو روکنے کا کام کرتے ہیں جو گجرات کی طرف سے گوشت یا مویشی لاتے ہیں۔اسی روڈ پر گشتی پاٹھک سے ٹی وی رپوٹرز ملے اور خود کو بیف کاروباری ظاہر کیا۔انھوں نے بتایا کہ وہ گجرات سے بیف لاتے ہیں جو ممبئی میں فروخت کیا جاتا ہے۔وہ چاہتے ہیں کہ ان کے ٹرکوں کو حفاظت سے ممبئی آنے دیا جائے۔ان ٹرکوں کو کوئی نہ روکے یہاں تک کہ پولیس بھی۔یہ سننے کے بعد واسودیوپاٹل ایک بجرنگ

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

دل کارکن نے دوسرے بجرنگ دل ممبر سے ملوایا۔اس نے یقین دہانی کرائی کہ وہ ٹرکوں کو حفاظت سے پاس کرادے گا۔نہ کوئی بجرنگ دل کارکن پریشان کرے گا اور نہ ہی پولیس۔وہ خود ٹرک میں موجود رہے گا۔بجرنگ دل کارکن نے بیف سے بھرے ٹرک پاس کرانے کے لیے 20 ہزار روپے مانگے اور 15 ہزار روپے پر ڈیل پکی ہوئی۔اس پورے معاملے کو خفیہ کیمرے سے ریکاڈ کیا گیا۔

دوسرے اسٹنگ آپریشن بھی ممبئ کا ہے جس میں ڈی این مشرا نامی ایک شخص جو کہ ماضی میں مہاراشٹر پارٹی کا شاکھا پرمکھ تھا اور اب شیو شینا میں ہے سے صحافیوں کی ٹیم خفیہ کیمرے کے ساتھ ملی۔اس نے اپنے منیجر راجیش سے ملوایا۔انھوں نے بتایا کہ وہ زونل ڈی سی پی سے سیٹنگ کروادیں گے اور پھر گجرات سے گائے کا گوشت بھینس کے گوشت میں چھپا کر لاسکیں گے۔انھوں نے خفیہ کیمرے کے سامنے

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

یہ بھی کہا کہ وہ ڈاکٹر سے بھی سٹنگ کرادینگے جو گائے کے گوشت کو بھینس کا گوشت ثابت کر دے گا۔

گئوکشی ملکی قانون:۔

ہمار اسلام اپنی جان کو عذاب یا تکلیف میں ڈالنے کی تعلیم نہیں دیتا چہ جائیکہ کہ خود کو ہلاکت میں ڈالا جائے قران مجید فرقان حمید میں بارہا مقامات میں اللہ رب العزت نے خود کو ہلاکت اور ہلاکت والے کاموں میں ڈالنے سے منع فرمایا۔ جن علاقوں میں گائے کی قربانی پر ہندو فتنہ فساد ڈالتے ہیں قتل وغارت کرتے ہیں وہاں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ گائے کے ذبح سے پرہیز کریں اور کسی جانور کی قربانی کر دیں۔

دوسرا بھارت میں گئوکشی سے لازمی بچنا اب ملک قانون بن چکا ہے اسے ان بھارت کے تمام باشندوں کو تسلیم کرنا چاہیے۔اب اس میں ضد اور ہٹ دھرمی کا کوئی مطلب نہیں ہے۔مسلمانوں کو بھی بحیثیت

گائے کی قربانی اور ہندؤنظریات

ہندوستانی اس قانون کو ماننا چاہیے ۔کیونکہ اگر مسلمان اس کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیں گے تو ہندو مسلم فسادات کا سلسلہ کبھی بند نہیں ہوگا لہذا اس کو ملکی قانون مانتے ہوئے اور حکم خداوندی کو مانتے ہوئے کہ اپنی آپ کو ہلاکت میں مت ڈالوں،گائے کی قربانی سے پرہیز کیا جائے اور اس کی جگہ کوئی اور جانور ذبح کیا جائے۔

واخردعواناان الحمدللہ رب العالمین